السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوااوراس نے یہ وصیت کی کہ اس کے ایک گھر کی آمدنی سے اس کی طرف سے ہر سال قربانی اورحج کیا جائے اوراگرہر سال ممکن نہ ہوتودوسرے سال کرلیا جائےاوراگرآمدنی قربانی اورحج کے خراجات سے زیادہ ہوتواسے نیکی کے دوسرے کاموں پرخرچ کردیا جائے ۔سوال یہ ہے کہ کیا صیت کے مطابق حج کرنا لازم ہے ؟حج کرنے والے توبہت لیکن دل مطمئن نہیں ہوتاکہ اس نے صحیح حج کیا ہے یا مادی منفعت کے حصول کے لے ،لہذاکیا یہ افضل نہیں ہے کہ اس مال کوحج کی بجائے دیگرنیک کاموں مثلامسجدوں کے بنانے وغیرہ کےلئے صرف کردیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واجب یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وصیت کے مطابق ہی عمل کیا جائےاورپھرحج بھی تقرب الہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے لہذاوکیل کوچاہئے کہ وہ کوشش کرکے ایسے آدمی کوحج پر بھیجے جوبظاہر نیک اور متقی معلوم ہوتا ہواوراس کا مقصد حصول مال نہ ہوبلکہ وہ تقرب الہی کے حصول کےلئےحج کرنا چاہتا ہو،دلوں کے بھید اللہ تعالی ہی جانتا ہے اوروہ انہی کے مطابق بدلہ دے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص331

محدث فتویٰ